



سوال

صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ سے مقصود

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ایک مجلس میں سورۃ الاعلیٰ کی دو آیات کریمہ نمبر ۱۸، نمبر ۱۹ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، جو یہ ہیں:

إِنَّ بَوَاقِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۱۸ صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۱۹ ... سورۃ الاعلیٰ

”یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں (18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔“

سوال یہ ہے کہ سورۃ الاعلیٰ کا سبب نزول کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی کتابوں کی بجائے ان کے صحیفوں کا ذکر کیوں کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر صحف نازل فرمائے تھے۔ صحف، صحیفہ کی جمع ہے اور صحیفہ اسے کہتے ہیں جس میں حکمتیں، مواظب اور احکام لکھے ہوں۔ اسی طرح موسیٰ پر بھی تورات سے پہلے نازل کیے گئے تھے۔ اگرچہ ان صحائف کی تعداد میں اختلاف ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ۳۶ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ۳۷ ... سورۃ النجم

”کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے (36) اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔“

صحف کا واحد صحیفہ ہے اور صحیفہ کاغذ وغیرہ کے اس صفحہ کو بھی کہتے ہیں، جس میں کلام اللہ لکھا جائے اور اس سے مراد وہ سب کچھ بھی ہو سکتا ہے، جو حضرت ابراہیم اور موسیٰ پر نازل ہوا۔ قرآن مجید کی تعریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۱۳ مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۱۴ ... سورۃ ص

” (یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے) (13) جو بلند و بالا اور پاک صاف ہے۔“



یہ اس وقت کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے، جب قرآن مجید ابھی مکمل لکھا ہوا نہیں تھا یا ابھی مکمل نازل ہی نہیں ہوا تھا، شاید یہ مستقبل کے حوالے سے خبر ہو۔ بہر حال صحف کا لفظ کتب کی نسبت خاص ہے لیکن کبھی کبھی یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 90

محدث فتویٰ